© rasailojaraid.com

اسلام کا معاشی نظام

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری

(دوسری قسط)

۱۔ملکیت زمین

اسلام زمین کی شخصی اورانفرادی ملکیت کے حق میں ہے ۔حضرت ابوہریرہؓ حضوراکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

من کانت له ارض فلیزرعهااولیمنحهافان ابی فلیمسک ارضه(۵)

ترجمہ:جس کے پاس زمین ہواس کوچاہیئے کہ خودکاشت کرے یادوسرے کوکاشت کے لئے مفت بطوراحسان دے دے،اوراگردونوں باتوں میں سے کسی کے لئے تیارنہیں تواپنی زمین کوروکے رکھے۔

اب اگرانسان زمین کاخودمختارمالک نہ ہوتاتویہ فرمایاجاتاکہ وہ زمین ضروردوسرے کودے دے،مگریہاں فرمایاگیاہے اگروہ چاہےتواپنی زمین کوبلاکاشت اپنے پاس رہنے دے۔

۲۔زمین کاکرایہ یابٹائی پردینا:

زمین کوکرائے یابٹائی پردینااسلامی نقطہ نگاہ سے درست ہے اگرچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس کواپنے تقوی کی بنیاد پردرست نہیں سمجھتے تھے۔لیکن خودحضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم ،خلفائے راشدین ،صحابہ،تابعین، تبع تابعین،مجتہدین کے متواترعمل سے اس کاجوازثابت ہے۔چنانچہ ابن عمررضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے۔

ان رسول الله علیه وسلم اعطا فی خیبر الیهود علی ان یعملوهاویزرعوهاولهم شطرماخرج منها(۶)

ترجمہ:بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودکوخیبرکی زمین اس شرط پردی کہ وہ اس میں کاشت کریں اورجوپیداوارہووہ نصف بٹائی پرہو۔

حضرت سعدبن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ:۔

☆تیقن ان کل من تعاملهم من اخ ولبن وزوجة قریب وصدیق لایخلو من عیب فوطن نفسك علی تقبل الجمیع .☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان المزارع فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانوایکرون مزارعھم(۷)

ترجمہ: مالکان زمین حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

حضرت حنظلہؒ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیج سے زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ میں نے کہا کیا سونے چاندی کے عوض بھی؟ تو انہوں نے کہا کہ اس میں حرج نہیں۔

ابو جعفرؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو چوتھائی یا تہائی حصہ کی بٹائی پر زمین کاشت نہ کرتا ہو۔(۸)

مزارعت ومساقاۃ:

زراعت کو عام بنانے کے لئے اسلام نے مال گذاری میں تخفیف کو مدنظر رکھا ہے اور اس امر کی پوری رعایت رکھی گئی ہے کہ کاشت کار اور محنت کش زائد سے زائد اپنی محنت کا پھل خود حاصل کرسکیں۔ اگر زمین ذاتی ملکیت ہے تو عشری ہوگی یا خراجی۔ اگر عشری ہے تو پیداوار پر اس کا دسواں حصہ حکومت بطور عشر وصول کرے گی اور اگر خراجی ہے تو سال میں صرف ایک مرتبہ اس کا خراج وصول کیا جائے گا اور اگر زمین حکومت کی ہے اور وہ اجارہ پر کاشت کراتی ہے یا کسی فرد کی ملکیت ہے وہ اجارہ پر کاشت کرتا ہے تو اگر نقد لگان پر زمین کو دیا ہے تو وہ سال میں صرف ایک مرتبہ ہی لیا جائے گا اس کو ''استکراء الارض،، کہتے ہیں اور اگر بٹائی پر دیا ہے تو ہر فصل کے اٹھاتے وقت دینا ہوگا۔ اگر یہی معاملہ باغات کی پیداوار کے ساتھ ہو تو یہ ''مساقاۃ،، کہلاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کا مالیانہ وصول کرنے کے سلسلے میں ایک موقعہ پر فرمایا:۔

''فخذہ فی رفق وتسکین اھل الارض،،

ترجمہ: تم یہ ''محصول،، زمینداروں سے نرمی اور سکون سے وصول کرنا۔

زمینداری کے نظام میں انتہائی غور وفکر کی ضرورت ہے۔ اگر غور کیا جائے تو سردست ہمارے ملک کی خوشحالی اور ترقی اسی نظام سے وابستہ ہے''اس میں ترغیب وتحریص کے ذریعہ دیہی آبادی کو شہروں کی طرف منتقل ہونے اور زرعی زمینوں کو سکنی زمینوں میں تبدیل کرنے سے روکا جاسکتا ہے۔

زمین کا کرایہ:

اسلامی ریاست کا سربراہ جن سرکاری زمینوں کو سالانہ اجرت (لگان) مقرر کرکے کاشت کے لئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دے دے اوران سے جومحصول وصول ہوگا،اسلام کے مالیاتی نظام میں اس کا نام کراء الارض ہے۔

یہ ایسی زمینیں ہوتی ہیں جولاوارث ہوکر بیت المال کی جانب ہو جاتی ہیں یالشکرکشی کے بعدوقف المسلمین بن کراجیروں کومقررہ اجرت پر دے دی جائیں۔اسلامی فقہ کی اصطلاح میں ایسی زمینوں کو''ارض المملکت یاارض حوزہ،، کہتے ہیں۔(۹)

''کراء الارض،، کافقہی ثبوت انہیں آیات واحادیث سے ملتاہے جوخراج اورعشرکوشامل ہیں۔اسلامی مالیاتی نظام میں اس قسم کادوسرانام ''الاقطاع،،بھی ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں کراء الارض کی آمدنی ۹،۰۰۰،۰۰۰ درہم تھی۔جبکہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں یہ بڑھ کر ۵۰،۰۰۰،۰۰۰ درہم ہوگئی۔(۱۰)

عشر......زرعی پیداوار کی نقل وحمل پرعشور:

خـذانـت منهم كمايا خذون من تجار المسلمين وخذمن اهل الذمة نصف العشر،ومن المسلمين من كل اربعين درهما مازادفبحسابه (۱۱)

ترجمہ:ان سے اتناہی وصول کیاجائے جتناوہ مسلمان تاجروں سے وصول کرتے ہیں اہل ذمہ سے نصف عشر۴۰/ الیجئے اورمسلمانوں سے ہرچالیس درہم پر ایک درہم وصول کریں اورجتنااس پرزائد ہو،اس سے اسی حساب سے وصول کیجئے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے اس فرمان میں نہ صرف غیرمسلموں بلکہ جومسلمان یاذمی دارالحرب اوردارالاسلام کے درمیان تجارتی کاروبارکوجاری رکھتے ہیں ان پربھی ٹیکس لگایاہے۔البتہ یہ رعایت دی کہ جس تاجر سے سال میں ایک مرتبہ ٹیکس (عشور)وصول کرلیاجائے وہ اس کے بعدسال میں جتنی باربھی آئے اس سے دوبارہ نہ لیاجائے۔پہلی وصولی کے بعدانہیں سال بھرکے لئے رسیدلکھ کردے دی جاتی تھی۔(۱۲)

اس سلسلے میں ایسے مال کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ دوسودرہم یابیس مثقال کی قیمت سے کم نہ ہو۔فقہاء اسلام نے اس درآمدٹیکس کے جواز کے لئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ یہ محصول اسلامی ریاست کی اس حفاظت کامعاوضہ ہے جووہ درآمدکنندگان کومہیاکرتی ہےامام سرخسی لکھتے ہیں''عاشروہ ہے جس کوامیر نے تاجروں سے صدقات (عشور)وصول کرنے اورانہیں چوروں کی مقاومت سے بچانے کے لئے

☆اياك وتجريع الانتقاص والبيانات ،وكن سليم اللسان طيب الكلام ،تعذب الالفاظ مامون الجانب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راستہ پر متعین کیا ہو،،(۱۳)

خراج

اسلامی ریاست کی آمدنی کا ایک دوسرا نہایت اہم ذریعہ خراج ہے یہ آمدنی زمینوں سے حاصل ہوتی ہے۔

خراجی زمین:

خراجی زمینیں آٹھ ہیں:۔

۱۔وہ زمینیں جنہیں مجاہدین اسلام نے بزور شمشیر فتح کیا ہو اور پھر یہ زمینیں اس علاقہ کے ذمیوں کو کھیتی باڑی کے لئے بغرض خراج دے دی جائیں۔مثلاً سواد عراق اور مصر وغیرہ کی اراضی۔

۲۔وہ بے کار زمین جسے ذمی نے اسلامی ریاست کے سربراہ کی اجازت سے قابل کاشت بنایا ہو یا اس ذمی نے جہاد اسلامی میں لشکر اسلامی کی مدد کی ہو اور امیر یا سربراہ نے زمین کا کوئی ٹکڑا بطور انعام دیا ہو۔

۳۔ذمی کے گھر کے باغ کی زمین خواہ اسے عشری پانی سے سیراب کرے۔

۴۔اس کافر قوم کی زمین جس نے خراج پر مسلمانوں سے صلح کی ہو۔

۵۔جو زمین خراجی پانی سے سیراب ہو۔

۶۔جو زمین مسلمان نے ذمی یا کافر سے خریدی ہو۔

۷۔وہ عشری زمین جو خراجی پانی سے سیراب ہو۔

۸۔مسلمان کے گھر کے باغ کی زمین جسے خراجی پانی سے سینچا گیا ہو۔(۱۴)

مذکورہ بالا اراضی سے جو محصول یا ٹیکس یا مال گزاری وصول ہوگا وہ خراج کہلائے گا(۱۵) امام ابو یوسف کی رائے میں ''خراج،، دراصل ''فئی،، ہی کی ایک قسم ہے کیونکہ اگر معمولی جنگ کے آغاز کے بعد کفار مغلوب ہو کر صلح کر لیں اور اپنی اراضی کا خراج مسلمانوں کو دینا شروع کر دیں تو ''فئی،، ہی شمار ہوگا۔وہ لکھتے ہیں:۔

واما الفی یاامیر المومنین فهوالخراج عندنا،خراج الارض والله اعلم(۱۶)

ترجمہ:اے امیر المومنین ہمارے نزدیک مال فئی سے مراد زمین کا خراج ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔

خراج کے شرعی دلائل:

اس سورت میں خراج کا ثبوت بھی قرآن مجید کی نص سے ملتا ہے:۔

☆اعلم ان الاحتمال دفن للمعائب والعلم ستر للخطایا والجود ثوب واسع یغطی النقائص والمثالب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ما آفآء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل کی لایکون دولۃ بین الاغنیآء منک (سورۃ الحشر: ٦)

ترجمہ: جو لوٹا دیا اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر بستیوں والوں (کفار) سے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور رسول ﷺ کے لئے اور رسول ﷺ کی قرابت والوں کے لئے اور یتیموں محتاجین اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ دولت تم میں سے دولت مندوں ہی کے درمیان دائر اور محصور نہ رہے۔

خراج کی دوسری شرعی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے۔ آپ نے خیبر کا علاقہ فتح کرنے کے بعد وہاں کے باشندوں کو خراج مقاسمہ پر دیا تھا۔

ثم رفعھا رسول اللہ بارضھا ونخلھا الی اھلھا مقاسمۃ علی النصف مما یخرج من الثمر والحب وولی علیھم فی ذلک عبداللہ بن رواحۃ (۱۷)

ترجمہ: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمینیں اور کھجوریں ان کے مالکان کے پاس پھلوں اور غلہ کے نصف خراج پر انہیں دیں اور اس کی وصولی وغیرہ کے لئے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا۔

تیسری دلیل حضرت عمرؓ کا عمل ہے جنہوں نے سوادِ عراق اور شام کی زمینیں ان کے اصل مالکان کے پاس خراج پر رہنے دیں (۱۸)

حضرت عمرؓ کے زمانے میں عراق کا خراج دس کروڑ بیس ہزار درہم، شام کا ایک کروڑ چالیس لاکھ دینار اور مصر کا ایک کروڑ بیس لاکھ دینار تھا۔ (۱۹)

حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کے ذریعے عراق کی تمام زمین کی پیمائش کرائی اور خراج بالمساحہ مقرر کیا۔ انگور کے باغات پر دس درہم فی جریب، کھجور کے باغات پر آٹھ درہم، گیہوں کے کھیت پر چار درہم اور جو کے کھیت پر دو درہم وغیرہ۔ (۲۰)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک خراج کا کوئی نصاب نہیں۔ یہ عشر کی طرح ہر قلیل و کثیر مقدار پر ہے۔ (۲۱)

حضرت امام ابویوسفؒ کے نزدیک خراج بالکل عشر کی طرح اسی پیداوار پر ہوگا جس کی مقدار یا قیمت پانچ وسق کے برابر ہو۔ (۲۲)

☆انفرد بنفسک ساعۃ تتدبر فیھا امورک وتراجع فیھا نفسک وتتفکر فی آخرتک وتصلح بھا دنیاک.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حواشی

۵۔صحیح بخاری ومسلم باب الزراعۃ وابن ماجہ ۔کتاب المزراعۃ ،کتاب الزارعۃ والمساقاۃ۔مشکوۃ،کتاب البیوع ،باب المساقاۃ والمزارعۃ

۶۔بخاری کتاب الرراعۃ (۱۱) وشروط وھوں ۸۰۷ بخاری حدیث ۱۸ صحیح مسلم،کتاب المساقاۃ والمزارعۃ ۔حدیث نمبر ۴

۷۔ابی داؤدو نسائی۔کتاب الزراعۃ والمزارعۃ والمساقاۃ۔مشکوۃ،کتاب البیوع ،باب المساقاۃو المزارعۃ ۔

۸۔بخاری کتاب الزراعۃ:۸

۹۔کتاب الخراج:باب تقبیل السوادص:۱۱۴

۱۰۔ابن عابدین :ردالمحتارجلد۳،باب العشر والخراج والجزیہ ص ۲۵۳ الماوردی :الاحکام السلطانیہ مطبعۃ الوطن ۱۲۹۸ھ ص ۱۸۳

۱۱۔الخطط والاثار مطبعۃ النیل ۱۳۲۴ھ جلد ا ص ۱۵۵

۱۲۔امام ابویوسف: کتاب الخراج ص ۱۳۵

۱۳۔ابوعبید: کتاب الاموال ص ۵۳۴ ،امام مالک الموطاباب زکاۃ العروض

۱۴۔شمس الائمہ سرخسی :المبسوط ،جلد۲ باب العشرص ۱۹۹

۱۵۔نورالدرایہ من عین الھدایہ ،ج۔ا،قسط ۱۵،ص/۲۳

۱۶۔ابویوسف: کتاب الخراج ،قاھرہ ص ۶۔

۱۷۔ابویوسف: کتاب الخراج ،ص:۶

۱۸۔البلاذری ،ابوالحسن:فتوح البلدان ،قاھرہ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲،ص/۳۴

۱۹۔ابویوسف: کتاب الخراج ص ۲۵

۲۰۔مقدمہ ابن خلدون (اردوترجمہ)نفیس اکیڈمی ،کراچی ،جلدا ص ۳۹۴

۲۱۔ابویوسف: کتاب الخراج ص ۲۶

۲۲۔ایضاص/۵۲

....

☆مکتبتک المنزلیۃ ھی بستانک الوارف وحدیقتک الخضراء فتنزہ فیھا مع العلماء والحکماء والادباء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

القسم العربى

مجلة الفقة الاسلامى

تصدر من

اكاديمية الفقة الإسلامى المعاصر

ص ب ١٧٧٧٧ گلشن اقبال

كراتشى پاكستان

رئيس التحرير

الاستاذ الدكتور / نور احمد شاهتاز

☆

.......☆.......

مساعد رئيس التحرير

الاستاذ امام نصير الدين نصير — الدكتور محمد صحبت خان

فهرس الموضوعات

النقود الاسلامية، كماينبغى ان تكون 70

☆ [illegible] ☆

© rasailojaraid.com